قتل و غارت اور لوٹ مار کا آغاز کیا لاکھوں سنی مسلمان نقل مکانی پر مجبور ہوئے۔ ان کٹے پھٹے قافلوں کو داعش نے بھی برباد کیا۔ یہی حال شام میں ہوا۔ حمص حلب اور اب ادلب میں شامی اور ایرانی ملیشیا نے تو تمام اخلاقی وقانونی حدیں توڑ دیں۔ اور مزید روس نے ہوائی جہازوں کے ذریعے کارپٹ بمباری کی۔ جس سے یہ تاریخی شہر اپنا نام ونشان کھو بیٹھے۔ اور لاکھوں مسلمان ہجرت پر مجبور ہوئے جنہیں سعودی عرب اردن لبنان اور ترکی میں پناہ ملی ان میں سے بعض لوگوں نے یورپ کا راستہ اختیار کیا۔ لیکن ایک بڑی تعداد سمندر برد ہوئی۔ اور جو لوگ بحفاظت یورپ پہنچ گئے انہیں تنصیری فتنے کا سامنا ہے۔ اور بی بی سی اور العربیہ کی رپورٹ کے مطابق ہزاروں لوگوں نے عیسائیت کو قبول کرلیا۔ پاکستان میں بعض نام نہاد دانشور اور منافقت کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کو دھوکہ دینے والے مذہبی رہنما حلب کے بعد موصل میں سنی مسلمانوں کے قتل عام پر خوشی کا اظہار کررہے ہیں۔ اور اس بہیمانہ طرز عمل پر ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے ہیں انہیں اس انسانیت سوز واقعات اور قتل عام کا طرف دار ہونے پر شرم آنی چاہئے۔ انہیں یہ توفیق نہ ہوئی کہ انسانیت کے نام پر ہی ان المناک واقعات کی مذمت کرتے۔ مگر افسوس یہ مذہب کے لبادے میں درندے ہیں۔ انہیں بچوں اور عورتوں کی چیخ وپکار سے سکون ملتا ہے اور قتل وغارت گری کرنے والے ظالموں کی حوصلہ افزائی کرکے ثواب دارین کے متمنی ہیں۔

ان تمام حالات میں بجا طور پر عراقی حکومت سے یہ مطالبہ میں حق بجانب ہیں کہ وہ موصل کی آزادی کا جشن ضرور منائیں لیکن عراق میں موجود سنی مسلمانوں کی جان و مال آبرو کے تحفظ کو یقینی بنائیں انہیں بھی عراقی شہری کا درجہ دیں۔ ان کے حقوق کو پامال کرنے کی کسی کو اجازت نہ دیں خاص کر ایرانی گماشتوں کا راستہ روکیں تاکہ عراق میں امن بحال ہو۔ امید کرتے ہیں کہ وہ ضرور ایسا راستہ اختیار کریں گے جس کے باعث تمام عراقی شہری پہلے کی طرح امن وسکون کے ساتھ مل جل کر زندگی بسر کرسکیں گے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ امجد چھتوی رحمۃ اللہ علیہ کا سانحہ ارتحال

احباب جماعت نے یہ خبر انتہائی غم واندوہ کے ساتھ سنی اور پڑھی کہ جماعت کے معروف عالم دین کامیاب مدرس، بہترین مناظر، مجتہد العصر، فقیہہ زمان، شیخ المشائخ، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ امجد چھتوی رحمۃ

اللہ علیہ مختصر علالت کے بعد 15 اگست 2017ء کی صبح نماز تہجد کے وقت انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مولانا مرحوم ایک صاحب بصیرت عالم دین' کہنہ مشق استاد ہونے کے ساتھ ساتھ جماعت کے ان معروف بزرگ علماء میں سے تھے جنہوں نے اپنی ساری زندگی انتہائی سادگی کے ساتھ دنیاوی مفادات سے بالا تر ہو کر صرف اور صرف قرآن وحدیث کی تعلیم وتدریس' طلبہ کی تربیت اور دین اسلام کی نشر واشاعت میں گزار دی۔ آپ نے اپنے دور کے کبار علماء ومحدثین سے کسب علم کیا اور پھر ملک کی معروف اور مرکزی دینی درسگاہوں' جامعہ محمدیہ اوکاڑا' جامعہ سلفیہ فیصل آباد' دار القرآن والحدیث فیصل آباد اور مرکز الدعوۃ السلفیہ ستیانہ بنگلہ وغیرہ میں تشنگان علوم نبوت کو سیراب کرنے میں گذار دی۔ حقیت یہ ہے کہ آپ اس دور میں سلف صالحین کا نمونہ تھے۔ جو عقیدہ توحید' ختم نبوت اور عظمت صحابہ کرام کی اشاعت اور اس کے تحفظ کے لیے ہمہ وقت تیار رہتے تھے۔ اس کے لیے انہوں نے تحریک تحفظ ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ جب بھی کسی باطل فرقے کی طرف سے مسلک حقہ پر کوئی اعتراض آیا تو مولانا مرحوم نے ہر لحاظ سے اس کا جامع' مانع' دلائل کے ساتھ علمی طور پر رد کیا۔ آپ مسلک محدثین کے متعلق کسی قسم کی مداہنت کا شکار نہیں ہوتے تھے۔ بلکہ ہر مجلس میں ہر موقعہ پر مسلک اہل حدیث کا ڈنکے کی چوٹ پر چار کرتے تھے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کی حد تک لگاؤ تھا صحیح بخاری اور امام بخاری تو ان کے لیے راحت جان تھے۔ آپ نے تقریباً 61 سال درس وتدریس میں گذارے جن میں 53 سال صحیح بخاری ودیگر کتب حدیث کا درس دیا۔ آپ کے تلامذہ کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ جو کئی ایک معروف مدارس میں مسند شیخ الحدیث کی زینت ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ کریم مولانا مرحوم کی خدمات کو قبول فرمائے۔ ان کی بشری لغزشوں سے درگزر فرما کر انہیں اعلیٰ علیین میں بلند مقام نصیب فرمائے۔ ان کے تلامذہ کو ان کے لے صدقہ جاریہ بنائے۔ اور جماعت کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ (آمین)

ادارہ ترجمان الحدیث عنقریب مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی گونا گوں خدمات کے تفصیلی تذکرے کا ان شاء اللہ تعالیٰ اہتمام کر رہا ہے۔